بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم یکشنبہ — قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۳۱ امان ۱۳۴۲ ہش | ۴ ذیقعدہ ۱۳۸۲ھ | ۳۱ مارچ ۱۹۶۳ء | نمبر ۷۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳۰ مارچ بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو بے چینی میں نسبتاً کمی رہی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سچا مسلمان بننے کیلئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بجا آوری اشد ضروری ہے

اللہ تعالیٰ کی عبادت کسی ذاتی غرض پر مبنی نہ ہو اور نوعِ انسان کے ساتھ ہمدردی میں کوئی امتیاز روا نہ رکھا جائے

"حقوق بھی دو قسم کے ہیں ایک حقوق اللہ اور دوسرے حقوق العباد۔ اور حقوق عباد بھی دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو دینی بھائی ہو گئے ہیں خواہ وہ بھائی ہے یا باپ ہے یا بیٹا مگر ان سب میں ایک دینی اخوت ہے۔ اور ایک عام بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق یہی ہے کہ اس کی عبادت کی جاوے اور یہ عبادت کسی غرض ذاتی پر مبنی نہ ہو۔ بلکہ اگر دوزخ اور بہشت نہ بھی ہوں تب بھی اسکی عبادت کی جاوے اور اس ذاتی محبت میں جو مخلوق کو اپنے خالق سے ہونی چاہیئے کوئی فرق نہ آوے اس لئے ان حقوق میں دوزخ اور بہشت کا سوال نہیں ہونا چاہیئے۔ بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کیلئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا۔ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ میں اللہ تعالیٰ نے کوئی قید نہیں لگائی کہ دشمن کیلئے دعا کرو تو قبول نہیں کروں گا بلکہ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے لئے دعا کرنا یہ بھی سنتِ نبوی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی سے مسلمان ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے لئے اکثر دعا کیا کرتے تھے۔ اس لئے بخل کے ساتھ ذاتی دشمنی نہیں کرنی چاہیئے اور حقیقۃً موذی نہیں ہونا چاہیئے۔ شکر کی بات ہے کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا جس کے واسطے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو۔ ایک بھی ایسا نہیں اور یہی میں تمہیں کہتا ہوں اور سکھاتا ہوں۔ خدا تعالیٰ اس سے کہ کسی کو حقیقی طور پر ایذا پہنچائی جاوے اور ناحق بخل کی راہ سے دشمنی کی جاوے ایسا ہی بیزار ہے جیسے وہ نہیں چاہتا کہ کوئی اسکے ساتھ ملایا جاوے۔ ایک جگہ وہ فصل نہیں چاہتا اور ایک جگہ وصل نہیں چاہتا۔ یعنی بنی نوع کا باہمی فصل اور اپنا کسی غیر کے ساتھ وصل۔ اور یہ وہی راہ ہے کہ منکروں کے واسطے بھی دعا کی جاوے۔ اس سے سینہ صاف اور انشراح پیدا ہوتا ہے اور ہمت بلند ہوتی ہے۔ اس لئے جب تک ہماری جماعت یہ رنگ اختیار نہیں کرتی اُس میں اور اس کے غیر میں پھر کوئی امتیاز نہیں ہے..... پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تمہیں چاہیئے کہ تم ایسی قوم بنو جس کی نسبت آیا ہے۔ فَاِنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ یعنی وہ ایسی قوم ہے کہ ان کا ہم جلیس بدبخت نہیں ہوتا۔ یہ خلاصہ ہے ایسی تعلیم کا جو تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ میں پیش کی گئی ہے۔" (الحکم ۱۷ اگست ۱۹۰۲ء)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۰ مارچ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۳۰ مارچ۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے پڑھائی۔ نماز پڑھانے سے قبل آپ نے ۲۷ مارچ کے الفضل میں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک پُر معارف خطبہ پڑھ کر سنایا۔ جو اھدنا الصراط المستقیم کی لطیف تفسیر پر مشتمل تھا۔

لاہور — مکرم چوہدری محمد نقی صاحب بیرسٹر کی صحت کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بیداری کے آثار بتدریج رونما ہو رہے ہیں۔ ایک دن آپ نے اپنے ہاتھ سے کچھ کھانا بھی کھایا۔ اور بات بھی کی۔ احباب آپ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ میں جلسہ یوم مسیح موعود

اہل ربوہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ یوم مسیح موعود مورخہ ۳۱ مارچ بروز اتوار بعد از نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔ احباب کثرت سے شامل ہوں۔

مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳۱ مارچ ۶۳ء

دینِ کامل میں کشف والہام کا مقام

پاکستان بھر چند دنوں سے صوفی نذیر احمد صاحب کاشمیری پھر اخبارات میں نظر آنے لگے ہیں بلکہ بعض اخبارات میں تو آپ کی تصویر بھی شائع ہوئی ہے۔ جہاں تک آپ کے مضامین سے ہویدا ہوتا ہے آپ ایک نیک دل صوفی منش انسان ہیں اور دنیا میں اسلام کے غلبہ کے خواہش مند ہیں۔ آپ کی اس خواہش کا اظہار آپ کے تقریباً ہر مضمون میں ہوتا ہے چنانچہ ہفت روزہ الاعتصام میں آپ کا جو مضمون بعنوان "دین کامل میں کشف والہام کا مقام" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے اس میں آپ فرماتے ہیں:۔

"آج امتِ اسلامیہ کے تمام اندرونی اور خود ساختہ قسم کے تنازعات کو ختم کرتے ہوئے اسے عالمگیر دہریت کے مقابل —— پوری یکسوئی سے صف بستہ کرنے کی ضرورت ہے۔ سیاسی پلیٹ فارم پر تو یہ اتحاد مشکل ہے۔ البتہ دینی جماعتوں کے ربط باہم سے اس کا کھلا امکان ہے۔ اس مقصد کے لئے صریح وصاف طور پر قرآن مجید اور اسوۂ خاتم الانبیاءؐ پر امت کا اتحاد واتفاق شرط اول ہے اور اس کے سوا اور کسی بھی شخصیت پر اجماع امت ناممکن ہے۔"

(الاعتصام ۳/۲۹ ۶۳ء صـ۵)

صوفی صاحب نے اس مضمون میں دراصل احمدیوں کو مخاطب کیا ہے اور بخیال خود ان کو "دین کامل میں کشف والہام کا مقام" سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اجتہاد ونظر اور کشف والہام سے اس وقت رجوع واجب ہو جاتا ہے جب معلوم ہو جائے کہ وہ دین و شریعت کے کسی اصول یا کسی فیصلہ شدہ حکم کے خلاف ہے اس لئے کہ اس اجتہاد والہام کی ساری اصل ہی یہ ہے کہ وہ شریعت و دین میں کسی اصلِ موجود کی تفصیل و توضیح کرے۔ مخالفت تو ایک طرف رہی، الہام واجتہاد میں اتنی بھی گنجائش نہیں کہ وہ ملتا جلتا کوئی اضافہ بھی کر سکے — "کل محدثة بدعة وکل بدعة فی النار"۔ کا یہی مفہوم ہے ——

(الاعتصام ۳/۲۹ ۶۳ء صـ۵)

افسوس یہ ہے کہ صوفی صاحب نے کبھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بغور مطالعہ نہیں کیا۔ کیونکہ اگر انہوں نے صرف آپ کی تصنیف "حقیقۃ الوحی" کے مقدمہ کا ہی مطالعہ کیا ہوتا تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ بعد حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام الہام کشف اور وحی کا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک کیا مقام ہے۔ ذیل میں ہم ایک حوالہ حقیقۃ الوحی سے نقل کرتے ہیں جو انشاء اللہ صوفی صاحب کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہوگا۔

"جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہوا اس کی نظر محدود نہ تھی اور اس کی عام غمخواری اور ہمدردی میں کچھ قصور نہ تھا بلکہ کیا باعتبار زمان اور کیا باعتبار مکان اس کے نفس کے اندر کامل ہمدردی موجود تھی اس لئے قدرت کی تجلیات کا پورا اور کامل حصہ اس کو ملا اور وہ خاتم الانبیاء بنے۔ مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحبِ خاتم ہے بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا اور اس کی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا اور بجز اس کے کوئی نبی صاحبِ خاتم نہیں ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے اور اس کی ہمت اور ہمدردی نے امت کو ناقص حالت پر چھوڑنا نہیں چاہا اور ان پر وحی کا دروازہ جو حصولِ معرفت کی اصل جڑھ ہے بند رہنا گوارا نہیں کیا۔ ہاں اپنی ختمِ رسالت کا نشان قائم رکھنے کے لئے یہ چاہا کہ فیضِ وحی آپ کی پیروی کے وسیلہ سے ملے اور جو شخص امتی نہ ہو اس پر وحی الٰہی کا دروازہ بند ہو سو خدا نے ان معنوں سے آپ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا۔ لہٰذا قیامت تک یہ بات قائم ہوئی کہ جو شخص سچی پیروی سے اپنا امتی ہونا ثابت نہ کرے اور آپ کی متابعت میں اپنا تمام وجود محو نہ کرے۔ ایسا انسان قیامت تک نہ کوئی کامل وحی پا سکتا ہے اور نہ کامل ملہم ہو سکتا ہے کیونکہ مستقل نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی ہے مگر ظلّی نبوت جس کے معنی ہیں کہ محض فیضِ محمدی سے وحی پانا وہ قیامت تک باقی رہے گی تا انسانوں کی تکمیل کا دروازہ بند نہ ہو اور تا یہ نشان دنیا سے مٹ نہ جائے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہمت نے قیامت تک یہی چاہا ہے کہ مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ کے دروازے کھلے رہیں اور معرفتِ الٰہیہ جو مدارِ نجات ہے مفقود نہ ہو جائے۔

کسی حدیث صحیح سے اس بات کا پتہ نہیں ملے گا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے جو امتی نہیں یعنی آپؐ کی پیروی سے فیض یاب نہیں۔" (حقیقۃ الوحی صـ۲۷-۲۸)

اس عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ جب کوئی فیض بجز آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کے نہیں مل سکتا تو لازم ہے کہ سچا کشف والہام اور وحی جو بعد حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہو گی وہ شریعت اسلامیہ کے خلاف نہ ہو کیونکہ آپ کی پیروی کا مطلب ہی یہ ہے کہ آپکی شریعت کاملہ پر پورا پورا عمل کیا جائے اور آپکی آوردہ شریعت پر نہ تو کوئی اضافہ کیا جائے اور نہ اس میں سے کچھ کم کیا جائے۔ اس سے ثابت ہوا کہ جماعتِ احمدیہ کے نزدیک ہر وہ الہام یا کشف یا وحی جو شریعتِ اسلامیہ کے مخالف ہی نہیں بلکہ اس میں ایک شوشہ کم یا زیادہ کرتی ہو نامعتبر ہے اور قابل ردّ ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار اپنی تصانیف میں اس بات کا اعلان کیا ہے کہ شریعتِ اسلامیہ آخری شریعت ہے اس میں کسی طرح کی کسی طریقے سے کسی ذریعہ سے ہرگز کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ ہم علی وجہ البصیرت ایمان رکھتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی الہام کوئی کشف کوئی وحی ایسی نہیں جو شریعتِ اسلامیہ کے منافی ہو یا اس میں ذرا سی بھی کمی و بیشی کرنے والی ہو۔ بلکہ آپ کے تمام الہامات۔ کشف اور وحی کامل شریعت اسلامیہ کی تائید اور اس کی تبلیغ واشاعت اور استحکام کے لئے ہیں۔ معلوم نہیں صوفی صاحب سے یہ کس نے کہدیا ہے کہ احمدی کسی ایسے الہام و کشف و وحی کے قائل ہیں جو شریعتِ اسلامیہ میں کمی بیشی کرتے ہوں یا اسکے مخالف پڑتے ہیں۔

صوفی صاحب اس سے پہلے رقمطراز ہیں:۔

"اب دینِ کامل کے اس ڈھانچے میں کشف والہام یا اجتہاد ونظر کی حیثیت صرف اس قدر رہ جاتی ہے کہ ان کے ذریعے کسی خاص موقف ضرورت پر دین و شریعت کے کسی اجمال کی تفصیل یا ابہام کی توضیح ہو سکے اور چونکہ اس میں خطأ و صواب دونوں کا احتمال ہمیشہ رہتا ہے لہٰذا متعین طور پر اس کے کسی حصے کو دوسروں کے لئے واجب التصدیق قرار دینا ناجائز ہے۔ اس سے صرف ایک استثناء باقی رہتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس توجیح وتفصیل مجتہدانہ کے کسی پہلو پر صالحین امت کا اور بعد میں امت کا اجماع کامل ہو جائے۔ جو شخص الہام وکشف یا اجتہاد ونظر کی اس حیثیت کو نہیں سمجھا وہ کسی صورت تکمیلِ دین وشریعت کو نہیں سمجھا"

(الاعتصام ۳/۲۹ ۶۳ء صـ۵)

پھر معلوم نہیں صوفی صاحب نے یہ کس طرح کہدیا ہے کہ

"اس میں خطأ وصواب دونوں کا احتمال ہمیشہ رہتا ہے"

دوسرے لفظوں میں صوفی صاحب کا خیال یہ ہے کہ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد الہام وکشف سے یقینی علم کسی شخص کو ہو سکتا ہی نہیں۔ "ختم نبوت" کا یہی غلط تصوّر ہے جس نے آج اسلام کو ایک بے جان دین بنا دیا ہے۔ جب اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون یعنی ہمیں نے یہ ذکر اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں تو کیا اس کا صاف مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم ایسے انسان پیدا کریں گے جن کو ہم اپنی طرف سے حفاظت ذکر کے لئے کھڑا کریں گے اور ان کو الہام وکشف کے ذریعے تبشیر و تنذیر اور تبلیغ واشاعت کے ذرائع کا یقینی علم اپنی طرف سے دیں گے +

تصحیح

الفضل مورخہ ۲۴ مارچ ۶۳ء کے صـ۳ پر تقریب رخصتانہ کی جو اطلاع شائع ہوئی ہے اس میں غلطی سے مکرم چوہدری احمد مختار صاحب کو جماعت احمدیہ کراچی کے نائب امیر لکھا گیا ہے جو صحیح نہیں ہے جماعت کراچی کے موجودہ نائب امیر مکرم مولوی عبدالمجید صاحب ہیں۔ احباب تصحیح فرمالیں +

تقریر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء

قرآن مجید کے فضائل

۳

چھٹی فضیلت

قرآن مجید کی چھٹی فضیلت یہ ہے کہ قرآن مجید اپنے ہر دعوے پر خود ایسی دلیل پیش کرتا ہے۔ جو عقل انسانی کو اپیل کرتی ہے وہ اپنے دعوے کے ثبوت کے لئے کسی دوسرے کا محتاج نہیں وہ خود بھی ہر دعوے پر برہان پیش کرتا ہے اور اپنے مخالفین کو بھی کہتا ہے۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین کہ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو اس پر کوئی دلیل قائم کرو کوئی برہان پیش کرو۔

بات یہ ہے کہ جب تک انسان بن رشد، بلوغت کو نہیں پہنچتا تو اس کے ذہن میں پورا جلا نہیں ہوتا۔ وہ بات کو دلیل سے نہیں سمجھتا۔ اگر اس زمانہ میں اس پر قدرے جبر بھی کر لیا جائے تو روا سمجھا جاتا ہے لیکن جب وہ بالغ ہو جاتا ہے اور عقلی بلوغت کو پہنچ جاتا ہے۔ تو پھر اسے ہر معاملہ میں عقل اور دلیل سے منوایا جاتا ہے۔ اس پر کسی قسم کا جبر جائز نہیں ہوتا۔ چونکہ قرآن مجید کا نزول انسانیت کے بلوغت پر پہنچنے پر ہوا ہے۔ اس لئے اس نے اعلان فرمایا

قل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر کہ یہ حق ہے اور یہ تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ مگر جو چاہے اس پر ایمان لائے جو چاہے اس کا انکار کرے۔ گویا کفر و ایمان میں کوئی جبر و اکراہ نہیں۔

دوسری جگہ فرمایا

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی

کہ دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ اب حق و باطل میں بلحاظ دلائل کے کھلا کھلا فیصلہ ہو چکا ہے۔

قرآن مجید کی اس تعلیم کا لازمی نتیجہ تھا کہ قرآن مجید اپنے ہر دعوے پر دلیل پیش کرتا۔ کیونکہ اس کا خطاب بالغ انسانیت سے ہے۔ اور اب ایمان کا مدار دلیل اور برہان پر ہے فرمایا

شھر رمضان الذی انزل فیہ القراٰن ھدی للناس وبینٰت من الھدیٰ والفرقان (البقرہ)

یعنی قرآن مجید جس کا نزول رمضان المبارک میں ہوا ہے دعاوی پر بھی مشتمل ہے۔ اس کے بینات اور دلائل پر بھی حاوی ہے اور پھر حق و باطل میں کھلا کھلا امتیاز کرنے والے بیانات بھی رکھتا ہے۔ گویا قرآن مجید اپنے ہر دعوے پر دلیل پیش کرنے کا خود مدعی ہے۔ اور فی الواقع اس نے ایسا کیا ہے دنیا کی کوئی مذہبی کتاب ایسی نہیں جس میں التزام کیا گیا ہو۔ یہ التزام صرف قرآن مجید کا خاصہ ہے۔

قرآن مجید کی اس فضیلت کا اظہار خاص طور پر اس زمانہ میں ہوا ہے۔ جبکہ اسلام کا ادیان باطلہ سے پورا مقابلہ ہوا اور الہامی کتابوں کے موازنہ سے قرآن مجید کی فضیلت آفتاب نصف النہار کی طرح سب کے سامنے روشن ہو گئی۔ آریوں اور عیسائیوں سے مقابلہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے ہمیشہ اس معیار کو پیش کیا۔ مگر ہر دفعہ پادری اور پنڈت اس میدان میں عاجز ثابت ہوئے۔ ۱۸۹۳ء میں جب عیسائی پادریوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معرکۃ الآرا مناظرہ "جنگ مقدس" ہوا تو آپ نے ابتداء میں ہی اعلان فرمایا کہ:-

"لازم اور ضروری ہو گا کہ (فریقین) جو دعویٰ کریں وہ دعویٰ اس الہامی کتاب کے حوالہ سے کیا جاوے جو الہامی قرار دی گئی ہے اور جو دلیل پیش کریں وہ دلیل بھی اسی کتاب کے حوالہ سے ہو کیونکہ یہ بات بالکل سچی اور کامل کتاب کی شان سے بعید ہے کہ اس کی وکالت اپنے تمام ساختہ پرداختہ سے کوئی دوسرا شخص کرے۔ اور وہ کتاب بکلی خاموش اور ساکت ہو" (جنگ مقدس ص۳)

اس تحریری مباحثہ کے سارے پرچے پڑھ جائیں۔ عیسائی مناظر نے اس التزام کو اختیار کرنے کی حامی ہی نہیں بھری۔ عملاً اسے اختیار کرنا تو دور کی بات تھی۔ مگر اسلام کی طرف سے ہر پرچہ میں ہر دعوے اور ہر دلیل قرآن مجید سے پیش ہوئی ہے۔ یہ قرآن مجید کی ایک عظیم الشان فضیلت ہے جسے ہر زمانہ میں آزمایا جا سکتا اور جس کے مقابلہ میں کوئی الہامی کتاب پیش نہیں کی جا سکتی

ساتویں فضیلت

قرآن مجید کی ساتویں خصوصیت یہ ہے کہ اگرچہ ہر آسمانی صحیفہ نے اللہ تعالےٰ کی توحید اور اس کی صفات سے انسان کو روشناس کرایا ہے۔ مگر جو شان اور جو رنگ اس بارے میں قرآن مجید نے اختیار کیا ہے۔ اس کی کہیں مثال موجود نہیں۔ قرآن مجید اللہ تعالےٰ کی توحید کے شاندار بیان میں بالکل منفرد ہے پہلے مذاہب میں سے کچھ لوگ اس کی ذات میں شریک گردانتے تھے، ایرانی لوگ دو ذاتیں مانتے تھے اور نصاریٰ نے یونانیوں اور ہندوؤں کے عقیدہ ترمورتی کی تقلید میں باپ، بیٹا اور روح القدس اقانیم ثلاثہ کی تثلیث قائم کر لی۔ قرآن مجید نے اللہ تعالےٰ کو احد قرار دیا۔ جو کسی کا محتاج نہیں اور سب اس کے محتاج ہیں۔ نہ اس کا بیٹا ہے اور نہ وہ کسی کا باپ ہے۔ وہ ہر صفت میں واحد یگانہ ہے۔ ویدک دھرم میں ایشور کی طرح روح و مادہ کو بھی انادی اور غیر مخلوق قرار دیا گیا ہے۔ گویا وہ کارخانۂ عالم کو چلانے کے لئے ازلیت میں اپنے ساتھ کے دو شریکوں کا محتاج ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے اللہ الصمد۔ اللہ کسی کا محتاج نہیں وہ خالق کل اور قادر مطلق ہے۔ جس طرح وہ اپنی ذات میں واحد ہے۔ اسی طرح اپنی صفات میں بھی یگانہ ہے۔

قرآن مجید پڑھنے والا انسان ہر ہر آیت میں اللہ تعالےٰ کا ذکر، اس کی صفات کا بیان اور اس کی قدرتوں کا تذکرہ پڑھتا ہے۔ اسے نظر آتا ہے کہ کوئی چیز اس سے مخفی نہیں وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ کیونکہ وہ ہر چیز کا پیدا کنندہ ہے فرمایا

الا یعلم من خلق وھو اللطیف الخبیر۔

کہ کیا وہ خدا اپنی مخلوق کا پورا علم نہ رکھیگا جو اس کا خالق ہے۔ اس لئے وہ لطیف و خبیر خدا ہے۔ قرآن مجید اللہ تعالےٰ کی حکومت کی وسعت کو بیان کرتا ہے۔ اسے ہر جگہ موجود قرار دیتا ہے۔ ہر چیز پر اس کا تصرف اور قبضہ بتلاتا ہے۔ ہر ذرہ اس کے تابع فرمان ہے اور ہر مقام پر اسی کا قانون جاری و ساری ہے انسان اپنی ساری ترقیات کے باوجود اس کی قدرت سے مغلوب ہیں۔ اور اس کے قانون قدرت سے باہر نہیں جا سکتے۔ لا تنفذون الا بسلطان۔ وہ دعاؤں کو سنتا رہا۔ نبیوں کی فریاد پر اس نے عظیم انقلاب پیدا کر دیئے۔ آج بھی دعاؤں کو سنتا ہے، ان کا جواب دیتا ہے، اور آج بھی اپنے بندوں کے لئے تجلیات ظاہر فرماتا ہے۔ ان سے مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے، غرض وہ واحد زندہ اور قیوم خدا ہے۔ وہی واحد یگانہ خدا اس کائنات پر پورا تصرف رکھتا ہے۔ اس کے سامنے سب عاجز ہیں اور وہ سب پر غالب ہے۔ یہ توحید جو انسان کے دل میں خدا کی محبت بھر دیتی ہے اور جس سے اسے اس کی قدرتوں پر کامل یقین حاصل ہوتا ہے۔ یہ قرآن مجید کا خاصہ ہے صدہا آیات اس مضمون سے بھرپور ہیں۔ اور ہر جگہ یہی تجلی جلوہ گر ہے۔ توحید الٰہی کے اسلامی عقیدہ کے نمایاں اثرات تین ہیں:-

اوّل۔ قرآن مجید خدائے رب العالمین کو ہر چیز کا خالق مانتا ہے۔ اس لئے وہ سب انسانوں کو ایک خدا کے بندے قرار دیتا ہے۔ اور ان میں مساوات انسانیت کا قائل ہے۔ قرآن مجید نے بڑی صراحت سے اس مضمون کو بکرات بیان فرمایا ہے۔ کہ سب انسان بھائی بھائی ہیں اور انسانیت میں برابر ہیں۔ پیدائشی طور پر کوئی اعلےٰ و ادنےٰ نہیں۔ کوئی اچھوت اور برہمن نہیں ہندو دھرم کے رو سے ہر مولود آواگون کے چکر کے باعث اپنے گناہوں کی سزا پانے کے لئے اس دنیا میں آتا ہے۔ عیسائیت کہتی ہے کہ آدم کے فرضی گناہ کے نتیجہ میں ہر آدم زاد گنہگار ہے۔ کوئی بھی پیدائشی طور پر پاک نہیں۔ مگر قرآن مجید کے نزدیک سب انسان پاک پیدا ہوتے ہیں اور سب مساوی اور بحال ہیں کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا اسلامی مساوات کا عقیدہ بہت انقلاب آفریں ہے۔ جہاں جہاں اسلام کا پیغام پہنچا ہے۔ اس نے اپنی اس خوبی کے ذریعہ سے قوموں کی قوموں کو اسلام کے آغوش میں داخل کر دیا ہے۔

دوم۔ توحید کا ایک لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ عقیدہ رکھا جائے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے ہر قوم میں نبی اور رسول بھیجے ہیں۔ یہ کہنا کہ وہ ہمیشہ سے ہی بھارت ورش میں رشی منی بھیجتا رہا ہے۔ یا اسے ہمیشہ سے اسرائیل کا خاندان ہی پسند آگیا ہے۔ اس نے دوسرے کسی ملک یا دوسرے کسی خاندان میں کبھی رسول نہیں بھیجا۔ ایسا کہنا توحید کی جلالت کے سامنے کس طرح ٹھہر سکتا ہے؟ قرآن مجید فرماتا ہے۔

وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر

ہر قوم میں خدا کی طرف سے پیغمبر مبعوث ہوتے ہیں۔

ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولاً ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت۔

ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا جس نے

یہ منادی کی کہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے غیر سے بکلی اجتناب اختیار کرو۔

قرآن مجید کا عقیدہ توحید باری تو سب سے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر اس کے نتیجہ میں سب قوموں کے نبیوں کی عزت قائم ہوتی ہے انکی عظمت و معصومیت کا دلی اعتراف کرنا پڑتا ہے اس نظریہ سے قوموں میں صلح، رواداری اور اتحاد کی محکم بنیاد رکھی جاتی ہے۔

سوئم:۔ توحید کے عقیدہ سے انسان کے اخلاق و کردار کی درستی ہوتی ہے توحید کا تقاضا ہے کہ انسان ہر طاقت کا مالک حقیقی صرف اللہ تعالیٰ کو سمجھے اسی سے امید رکھے اور اسی سے خوف کرے اس کے غیر سے وہ پتھر ہوں درخت ہوں حیوان ہوں یا انسان ہوں کسی طرح کا خوف یا طمع نہ کرے کسی کو بجز اللہ تعالیٰ کے قاضی الحاجات نہ سمجھے۔ ظاہر ہے کہ اس عقیدہ سے انسان جملہ رذائل سے بچ جاتا ہے اور اس میں یقین و توکل کی صحیح روح پیدا ہوجاتی ہے اور یہی وہ بنیاد ہے جس پر ساری اخلاقی قوتوں کی عمارت تعمیر ہوتی ہے۔

پس قرآن مجید کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ، اس کی توحید، اس کے صفات کو ایسے معقول رنگ میں انسان کے سامنے رکھا ہے کہ گویا انسان زندہ خدا کے سامنے کھڑا ہے اور اس کی عظیم قدرتیں اس کی آنکھوں کے آگے ہر جگہ کارفرما ہیں۔ خدا کی کتاب کا سب سے بڑا کام یہی ہے کہ وہ بندوں کو ان کے خالق سے آشنا کرائے اور یہ کام قرآن مجید نے بے نظیر رنگ میں اور بے مثال طریق پر انجام دیا۔ پس یہ قرآن مجید کی ساتویں فضیلت ہے۔

آٹھویں فضیلت

فضائل قرآن مجید میں سے آٹھویں فضیلت یہ ہے کہ جس طرح اس نے اللہ تعالیٰ کے حقوق کو پوری تفصیل سے اور مدلل رنگ میں بیان کیا ہے اسی طرح اس نے حقوق العباد کو بھی کامل جامعیت اور فطرتی اصولوں کے مطابق پوری وضاحت سے بتلا دیا ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یأتوا بمثل ھذا القرآن لا یأتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا۔ ولقد صرفنا للناس فی ھذا القرآن من کل مثل فابی اکثر الناس الا کفورا (بنی اسرائیل ۸۸-۸۹) پھر فرمایا ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم ویبشر المؤمنین الذین یعملون الصالحات ان لھم اجرا کبیرا (بنی اسرائیل ۹) ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو ایسی دستاویز شریعت قرار دیا ہے جس کی مثل انسان نہیں بنا سکتے، اسے جامع اور اعلیٰ دستور زندگی بتلایا ہے اور اس کی تعلیمات کو بہترین اور دائمی ٹھہرایا ہے۔

انسان جب قانون بناتے ہیں تو ان میں اپنے خیالات اور فوائد کو مقدم رکھتے ہیں۔ مرد قانون بناتے ہیں تو عورتوں کو شکایت ہوتی ہے اور عورتیں قانون بناتی ہیں تو مرد نالاں ہوتے ہیں سرمایہ دار قواعد مرتب کریں تو مزدوروں کی حق تلفی ہوتی ہے اور اقتدار مزدوروں کو مل جائے تو وہ سرمایہ داروں کو کچل کر رکھ دیتے ہیں، ملکی، نسلی، تمدنی اور رنگت کے اختلافات کے نتیجہ میں مظالم کا ایک لامتناہی سلسلہ جاری ہے اس لئے عادلانہ اور مبنی بر انصاف وہی قانون ہوسکتا ہے جو خدائے رب العالمین بنائے۔

پھر انسان کا علم اور اس کی واقفیت بہرحال ایک حد تک جا کر ختم ہو جاتی ہے اس کم علمی کا اثر اس کے تجویز کردہ قانونوں پر بھی پڑتا ہے ان کی مضرتیں ظاہر ہوتی ہیں اور آئے دن ان کو بدلنا پڑتا ہے پس جامع اور عالمگیر قانون علیم کل ہستی کی طرف سے ہی ہوسکتا ہے قرآن مجید نے پوری تفصیل سے حقوق العباد کا بھی فیصلہ فرما دیا ہے۔ ماں باپ کے حقوق، میاں بیوی کے حقوق، بیٹوں بیٹیوں کے حقوق، ہمسایہ، اہل شہر اور اہل ملک کے حقوق، رعیت کے حقوق، افسران اور بادشاہوں کے حقوق ماتحتوں کے حقوق، رفقائے عمل کے حقوق، دوستوں کے حقوق، دشمنوں کے حقوق، جانوروں کے حقوق نباتات اور زمین اور مکانات کے حقوق، معابد اور معابد سے تعلق رکھنے والوں کے حقوق، انسانوں کے انفرادی حقوق، ان کے اجتماعی حقوق غرض حقوق العباد کی اسلام اور قرآن مجید میں نہایت واضح اور دلکش تفصیل ہے اور ہر ایک کو اس کا صحیح مقام دیا گیا ہے۔ اسلام سے پہلے مذہبی اور غیر مذہبی دنیا میں جو افراط و تفریط پائی جاتی تھی اسے اسلام نے صحیح اعتدال پر قائم فرمایا بطور مثال عورتوں کے حقوق کا سوال ہے۔ کسی تہذیب و تمدن میں اور کسی دین و مذہب میں عورت کو اس کی فطرت کے مطابق وہ حقوق نہیں دئے گئے جو اسلام نے دئے ہیں۔ اسلام نے پاکیزگی فطرت تمدنی حقوق اور قرب الٰہی پانے کے لحاظ سے مرد و عورت کو مساوی قرار دیا۔ مردوں کو پابند کیا ہے کہ نسوانی فطرت کی نزاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی بیویوں سے حسن سلوک کریں۔ اسلام نے عورت کو ماں کی حیثیت میں وہ ارفع مقام دیا ہے جو باپ سے بھی بلند ہے۔ بہنوں سے سلوک کی خاص تاکید کی ہے بیٹیوں سے حسن سلوک کو نیکی کا معیار اور جنت کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ عورتوں کے لئے اسی طرح رؤیا، کشف، الہام وحی اور مکالمہ الٰہیہ کا دروازہ کھلا ہے جس طرح مردوں کے لئے۔ قرآن نے ایسی پارسا عورتوں کا خصوصیت سے تذکرہ فرمایا ہے جنہوں نے بلند روحانی مقامات حاصل کئے تھے۔ جنت کی دائمی زندگی میں بھی مرد و عورت یکساں حصہ دار ہیں یہ مضمون بہت وسیع ہے۔ بہرحال قرآن مجید نے انسانی حقوق کے کسی پہلو کو تشنہ نہیں چھوڑا۔ اصولی طور پر ہر ضرورت کے لئے جامع تعلیم پیش فرمائی ہے۔ قرآن مجید کی اس فضیلت پر جتنا غور کیا جائے اتنا ہی لطف حاصل ہوتا ہے نور بصیرت پیدا ہوتا ہے۔ دیگر کتابیں اس جگہ بھی قرآن مجید سے لگا نہیں کھا سکتیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

> ”شریعت کے ہر ایک پہلو کو کمال کی صورت میں صرف قرآن مجید نے ہی دکھلایا ہے۔ شریعت کے بڑے حصے دو ہیں حق اللہ اور حق العباد یہ دونوں حصے صرف قرآن شریف نے ہی پورے کئے ہیں۔ قرآن کا یہ منصب تھا کہ تا وحشیوں کو انسان بنا دے اور انسان سے بااخلاق انسان بنا دے اور بااخلاق انسان سے باخدا انسان بنائے۔ سو اس منصب کو اس نے ایسے طور سے پورا کیا کہ جس کے مقابل پر توریت ایک گونگے کی طرح ہے۔“
>
> (سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب صفحہ ۲۷)

پس قرآن مجید کو ایک یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ اس نے انسانی حقوق کو فطرت، مساوات اور انصاف کے مطابق پوری وضاحت سے بیان کیا ہے۔ گویا حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تفصیلی تعلیم کے ذریعہ قرآن مجید نے کامل شریعت پیش کر دی ہے۔ اور ما فرطنا فی الکتاب من شیء کا مصداق بن گیا ہے اس لئے یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ:۔

> (الف) ”قرآن شریف کے بعد کسی کتاب کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں کیونکہ جس قدر انسان کی حاجت تھی وہ سب کچھ قرآن شریف بیان کر چکا۔“
>
> (چشمہ معرفت صفحہ ۲۷)
>
> (ب) ”خدا اس شخص کا دشمن ہے جو قرآن شریف کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہے اور محمدی شریعت کے برخلاف چلتا ہے اور اپنی شریعت چلانی چاہتا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہیں کرتا بلکہ آپ کچھ بننا چاہتا ہے۔“
>
> (چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۴-۳۲۵)

حضرات! یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ جب قرآن مجید نے تمام ضرورتوں کو پورا کر دیا ہے اور جامع اور بے مثال تعلیم پیش کر دی ہے اور فی الواقع کوئی ایسی ضرورت نہیں جس کے لئے قرآن مجید میں احکام موجود نہ ہوں تو پھر اس کے بعد کسی نئی شریعت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ خود بانی بہائیت نے لکھا ہے:۔

> (۱) ”اگر اہل توحید در اعصار اخیرہ بشریعت غراء بعد از حضرت خاتم، روحی لہ الفداء، عمل مے نمودند و بدلیش تشبث بنیان حصین ام متضعضع نمے شد و مدائن معمورہ خراب نمے گشت بلکہ مدن و قریٰ بطراز امن و امان مزین و فائز۔“
>
> (مقالہ سیاح مترجم صفحہ ۶۵)

یعنی اگر اس آخری زمانہ میں اہل توحید حضرت خاتم النبیین (روح عالم نثار ہوان پر) کی وفات کے بعد ان کی روشن شریعت پر عمل کرتے اور ان کے دامن شریعت کو مضبوط پکڑے رہتے تو قلعہ دین کی مستحکم بنیاد ہرگز نہ ڈگمگاتی اور بسے بسائے شہر کبھی ویران نہ ہوتے بلکہ شہر اور گاؤں امن و امان سے مزین اور کامیاب رہتے۔“

(اردو ترجمہ یعنی باب الحیاۃ صفحہ ۲۹)

پھر لکھتے ہیں:۔

> (۲) اگر اعتراض و اعراض اہل فرقان نبود ہر آئنہ شریعت فرقان در این ظہور نسخ نمے شد
>
> (اقتدار صفحہ ۴۷-۴۸)

اگر اہل اسلام باب اور بہاء کے ماننے سے اعراض نہ کرتے اور ان پر اعتراض نہ کرتے تو اس دور میں قرآنی شریعت ہرگز منسوخ نہ کی جاتی۔“

گویا ایک طرف تو بہاء اللہ کا قرآنی شریعت کے متعلق قول ہے کہ قرآنی شریعت میں جامعیت اور امن عالم کے ذرائع موجود ہیں اور دوسری طرف ضد و تعصب کا یہ عالم ہے کہ مسلمانوں کے اعراض و اعتراض کے باعث قرآن مجید کو منسوخ قرار دیدیا۔

گویا دشمن بھی اس اعتراف پر مجبور ہے کہ قرآن مجید کو واقعی یہ فضیلت حاصل ہے کہ وہ ایک روشن شریعت ہے اور آج بھی اس پر عمل پیرا ہونے سے امن و امان قائم ہوسکتا ہے۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں ؎

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

(باقی)

جماعت احمدیہ کی چوالیسویں مجلس مشاورت کی روئیداد

چند ضروری کتب خریدنے کی تحریک سب کمیٹی اصلاح وارشاد کی سفارشات پر غور

چوتھا اجلاس

ربوہ ۲۴ مارچ آج ساڑھے آٹھ بجے صبح تعلیم الاسلام کالج ہال میں جماعت احمدیہ کی مجلس شوریٰ کے تیسرے دن کا آخری اجلاس ساڑھے آٹھ بجے صبح حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صدارت میں شروع ہوا۔

چند ضروری کتب خریدنے کی تحریک

سب سے پہلے حضرت صدر محترم نے اجتماعی دعا کرائی۔ جس کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال نے تلاوت قرآن پاک فرمائی۔ بعد ازاں حضرت صدر محترم نے چند اہم اور ضروری امور کی طرف توجہ دلائی نیز آپ نے سلسلہ کی چند مطبوعات خریدنے کی بھی تحریک فرمائی آپ نے فرمایا الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چار جلدیں شائع کی ہیں۔ ان جلدوں میں جماعت کی تربیت کے لئے غیر معمولی اور بیش قیمت مواد موجود ہے حضور علیہ السلام نے اپنی کتب چونکہ بالعموم مخالفین کے اعتراضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے تصنیف فرمائی ہیں۔ اس لئے ان میں علم کلام کا رنگ غالب ہے۔ لیکن ملفوظات میں حضور نے تربیت کی غرض سے اپنی جماعت سے خطاب فرمایا ہے۔ جس کی وجہ سے تربیتی نقطہ نگاہ سے یہ خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ ان میں اصلاح اخلاق اور روحانیت کی ترقی کے لئے نہایت بے نظیر سامان موجود ہے۔ میں دوستوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ ملفوظات کی ان جلدوں کو ضرور خریدیں انہیں اپنے پاس رکھیں اپنے بچوں اور دوستوں کو پڑھائیں اور گھروں میں ان کا درس دینے کا اہتمام کریں۔

آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی خودنوشت سوانح حیات مرقاۃ الیقین کو بھی خریدنے کی تلقین کی اور فرمایا مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ الشرکۃ الاسلامیہ نے اس کتاب کو بھی جو دیر سے نایاب تھی بہت عمدہ کتابت سے اچھے کاغذ اور خوبصورت طریق پر شائع کیا ہے۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کا مقام توکّل بہت بلند تھا۔ آپ کی یہ سوانح تصوف کی ایک اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے اور یقیناً اس قابل ہے کہ دوست کثرت کے ساتھ اسے خریدیں پڑھیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔

قادیان سے مکرم ملک صلاح الدین صاحب نے رسالہ اصحاب احمد کے گیارھویں نمبر میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے والد ماجد محترم چوہدری نصر اللہ خان صاحب مرحوم کے حالات زندگی شائع کئے ہیں۔ جو کہ صحابہ مخلصین میں سے تھے یہ کتاب بھی اگر دوست خریدیں اور پڑھیں تو انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگی۔ اصحاب احمد کی یہ جلدیں بڑی ایمان افروز ہیں۔ ملک صاحب موصوف کو یہ شکایت ہے کہ دوست باوجود بار بار توجہ دلانے کے اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات تحریر کرکے انہیں نہیں بھجواتے جو بہت بری بات ہے۔ صحابہ کے حالات جماعت کے لئے روحانی زندگی کا باعث ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس بارے میں تساہل نہ کریں اور جس کسی کو بھی کسی صحابی کے حالات کا علم ہو وہ ضرور ان حالات کو لکھے اپنے پاس بھی محفوظ رکھے اور ملک صاحب کو بھی بھجوا دے تاکہ ریکارڈ میں محفوظ ہو جائیں۔

ربوہ سے احمدی بچوں کے لئے ایک رسالہ تشحیذ الاذہان کے نام سے شائع ہوتا ہے۔ دراصل یہ رسالہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جاری کیا تھا۔ پھر عرصہ تک یہ بند رہا اب یہ بچوں کے لئے شائع ہوتا ہے اور بہت اچھا کام کر رہا ہے۔ بچوں کیلئے بڑا ہی مفید ہے میں نے دیکھا ہے کہ گھروں میں بچے اسے بڑی دلچسپی اور شوق کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ میں اسے بھی بکثرت خریدنے کی تحریک کرتا ہوں۔ اگر دوست اپنے بچوں کے نام یہ رسالہ جاری کرائیں تو انشاء اللہ ان کی اخلاقی اور دینی تربیت اور ترقی کے لئے یہ بہت مفید ثابت ہوگا۔

اسی طرح مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ الشرکۃ الاسلامیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشہور لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی بلاکس میں عمدہ طریق پر شائع کیا ہے کاش حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باقی کتب بھی اسی طرح شائع ہوں یہ وہ لیکچر ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت آپ کو بشارت دے دی تھی کہ یہ بہت مقبول ہوگا اور اسلام کے نور کو پھیلانے کا موجب بنے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دوست اسے بھی ضرور خریدیں۔ خود پڑھیں اور غیر احمدیوں کو پڑھائیں۔

اسلام کے متعلق صوفی عبدالغفور صاحب کی ایک کتاب بھی Islam meets the modern challenge کے نام سے دیوید والوں نے شائع کی ہے یہ کتاب بھی انشاء اللہ مفید ثابت ہوگی۔ میں اسے بھی خریدنے کی تحریک کرتا ہوں۔ حضرت میاں صاحب نے شوریٰ کی کارروائی کے دوران خدام الاحمدیہ کی طرف سے شائع کردہ ایک پمفلٹ کو بھی خریدنے کی تحریک فرمائی جو مسئلہ نبوت کے متعلق ۳۲ صفحات پر مشتمل ہے اور دس روپے سینکڑہ کے حساب سے مل سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا موجودہ حالات میں اس کی تقسیم بھی بہت ضروری اور مفید ہے۔

رپورٹ سب کمیٹی اصلاح وارشاد وامور عامہ

مطبوعات سلسلہ کو خریدنے کی تحریک کرنے کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ نے سب کمیٹی نظارت اصلاح وارشاد و امور عامہ کی رپورٹ کا بقیہ حصہ پیش کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ اس سب کمیٹی کے سیکرٹری مکرم میجر عارف زمان صاحب نے یہ حصہ پیش کیا جس کا تعلق شعبہ رشتہ ناطہ کے متعلق مقرر کردہ کمیشن کی رپورٹ سے تھا۔ کمیشن کی سفارشات بیان کرنے کے بعد حضرت میاں صاحب کی ہدایت پر اس کمیشن کے کنوینر مکرم چوہدری اعظم علی صاحب ریٹائرڈ سیشن جج سٹیج پر تشریف لائے اور آپ نے کمیشن کی نہایت مفید اور جامع رپورٹ جسے بڑی محنت سے تیار کیا گیا تھا۔ کے بعض اہم حصوں کی تفصیلات پڑھ کر سنائیں۔ بعد ازاں مکرم سید داؤد احمد صاحب نے اس رپورٹ اور اس کے متعلق سب کمیٹی کی سفارشات کا خلاصہ بیان فرمایا جس کے بعد نمائندگان کو اس مسئلہ پر اظہار خیال کا موقع دیا گیا۔ چنانچہ میاں غلام محمد صاحب اختر۔ چوہدری اسد اللہ خان صاحب خان ضیاء الحق خان صاحب ملک کرم الٰہی صاحب ایڈووکیٹ الشیخ محمد حنیف صاحب میاں مولا بخش صاحب اور مولوی غلام باری صاحب سیف نمائندہ لجنہ نے تقاریر کیں اور اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ بعد ازاں نمائندگان کی بھاری اکثریت کی رائے کے مطابق یہ فیصلہ کیا گیا کہ رپورٹ کمیشن شعبہ رشتہ ناطہ۔ سب کمیٹی کی سفارشات اور نمائندگان کے خیالات کی روشنی میں نگران بورڈ خود غور کرکے مناسب ہدایات مرتب کرے اور حضور ایدہ اللہ کی منظوری کی صورت میں یہ ہدایات صدر انجمن احمدیہ کو بھجوا دے۔ ان ہدایات میں اس تجویز کو بھی شامل کر لیا جائے کہ جماعتوں میں سیکرٹری رشتہ ناطہ کا عہدہ بھی ضرور قائم کیا جائے تاکہ یہ زیادہ خوش اسلوبی سے ہو سکے۔ فیصلہ کی تفصیل حضور ایدہ اللہ کی منظوری کے بعد علیحدہ شائع کر دی جائے گی۔ (باقی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا لڑکا محمد لیسن جو کہ سوا سال سے لاپتہ تھا ۲۵/۳ کو گھر واپس آگیا ہے الحمد للہ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے آئندہ ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

خاکسار محمد یعقوب سابق کاتب الفضل

حال کھمرڑیانوالہ ضلع لائلپور

۲۔ خاکسارہ کے دو بھانجے پشاور کے نزدیک ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں اور اب لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

(صالحہ طلعت بنت مرزا برکت علی صاحب)

۳۔ خواجہ محمد شفیع صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر چکوال عرصہ دو سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں فالج کا اثر زبان پر زیادہ ہے۔ خواجہ صاحب موصوف سلسلہ کی بڑی خدمت کرنے والے مخلص احمدی ہیں ان کی کامل شفایابی کے لئے تمام احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

مقیم چکوال ضلع جہلم

۴۔ خاکسار کی اہلیہ لمبا عرصہ سے بعارضہ ضعف قلب و درد کمر بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئی ہیں دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کو صحت عطا کرے۔

(فتح محمد تشریا کراچی نمبر ۳)

۵۔ ہم نے ایک اپیل ہائی کورٹ میں کی ہوئی ہے احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل اور رحم کے ساتھ کامیابی عطا فرمائے آمین

خواجہ منظور احمد بشیر احمد

ٹرنک اینڈ آئرن مرچنٹ کوٹ مومن

ضلع سرگودہا

مراسلہ

ایک نیک اور مفید تحریک

ہماری جماعت خدا کے فضل سے جو کام کر رہی ہے۔ اپنے بیگانے اس کی تعریف کرنے پر مجبور ہیں۔ لیکن ذہن میں رکھنے کی بات یہ ہے کہ وہ کام جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ بہت بڑا کام ہے۔ اسے مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں کامل بیدار مغزی۔ ہوشیاری فراست اور دور بینی سے کام لیتے ہوئے اپنی قربانیوں کو بہت بڑھانے کی ضرورت ہے۔ یہ وقت ایسا ہے کہ ہمیں خلوص نیت سے غریبانہ گذر اوقات کر کے اپنا بقایا ہر قسم کی جائدادیں اور روپیہ سلسلہ کے سپرد کر دینا چاہیئے یا کم از کم امانت فنڈ میں جمع کرا دینا چاہیئے۔ دوسری طرف جماعت میں ہر قسم کے طبقات میں سے ذہین۔ محنتی۔ مخلص نوجوانوں کو زندگیاں وقف کرنے کی ترغیب دینی چاہیئے۔ جماعت میں اس روح کو بہت تیز کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کا اصلی فرض دین کی تبلیغ اور اشاعت ہے خصوصاً نوجوانوں کو نماز تہجد کا عادی ہونا چاہیئے اور دعائیں مانگنی چاہئیں کہ خدا جلد ہمیں کامیابی نصیب کرے۔ اور ہر احمدی کو بڑے جوش۔ درد اور خلوص کے ساتھ دین کی خدمت کے مواقع سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ نمونہ بہترین تبلیغ ہے۔

ہمیں اس کی طرف خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ یہ علمی دور ہے۔ ہمارے نوجوانوں کو ٹھوس مذہبی معلومات کے وسیع ذخیرہ کا مالک ہونا چاہیئے۔ اگر جماعتی ہیمانہ پر ایسا انتظام ہو سکے کہ ہمارے علماء ہر قسم کی تحقیق میں مصروف رہیں۔ تو یہ ایک بڑے اہم کام کی تکمیل ہوگی اور مذہبی معلومات کے خواہشمند غریب احمدی نوجوانوں کو برائے نام قیمت پر سلسلہ کا لٹریچر بھجوانیکا انتظام کیا جائے۔ ہمارے مرکز میں ایسا انتظام ہونا چاہیئے کہ دنیا کے ہر گوشہ میں اسلام اور احمدیت پر ہونے والے ہر قسم کے اعتراضات مرکز میں پہنچتے رہیں اور ان کے شافی محققانہ جواب شائع ہوتے رہیں۔ اور اعتراض ہونے والے ماحول اور مقام میں ان جوابات کی بکثرت اشاعت ہو۔ جماعت کے بعض احباب میں میں نے سستی اور تھکاوٹ سی محسوس کی ہے۔ ابھی اس کا کوئی موقع نہیں۔ ہمیں اپنے عزائم اور قربانیوں کو اور بھی بلند کرنے کی ضرورت ہے۔

(خاکسار اکبر بھیروی جامعہ احمدیہ ربوہ)

مجالس انصار اللہ کے لئے خوشخبری

گذشتہ سال کے بجٹ کی وصولی کا جائزہ لینے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ گذشتہ سے پیوستہ سال کے مقابلہ میں قدم بہت آگے ہے چندہ مجلس کی وصولی -/۹۰ سے اوپر ہے۔ اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس پر جس قدر بھی شکر کریں کم ہے۔ لہذا میری استدعا ہے کہ امسال اس سلسلہ میں قدم اور تیز کیا جائے اور مالی لحاظ سے اس سال کو کامیاب ترین سال ثابت کیا جائے۔

(نائب قائد مال)

میری مرحومہ رفیقۂ حیات

(از مکرم ڈاکٹر شبیر محمد صاحب عالی ربوہ)

خاکسار کی اہلیہ وزیر بیگم صاحبہ ۹ اور ۱۰ مارچ کی درمیانی رات دل کے مختصر دورہ سے دس منٹ کے اندر رات کے سوا گیارہ بجے اپنا آخری سانس لیکر ہمیں اس دنیا میں ہمیشہ کیلئے داغ مفارقت دے گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت ۵۹ ویں سال میں سے گذر رہی تھی۔ مرحومہ نے اپنی یادگار دو لڑکیاں اور پانچ لڑکے چھوڑے ہیں۔ جو کہ سب بالغ ہیں مرحومہ نہایت ہی شفیق ہمدردانہ محبت کرنیوالی ماں تھی۔ ایتاء ذی القربیٰ کا خاص نمونہ تھی۔ جب مرحومہ نکاح میں آئی۔ قرآن شریف ناظرہ جانتی تھی اور نماز باقاعدہ پڑھتی تھی اور پڑھتی رہی ہے۔ اردو کی معمولی تعلیم گھر میں حاصل کی تھی۔ اپنے سب بچوں کو خود قرآن کریم پڑھایا اور نماز سکھائی۔ مرحومہ بہت پاک اور صاف دل رکھتی تھی۔ اپنے ملنے والوں اور رشتہ داروں کے ساتھ نہایت مشفقانہ سلوک تھا۔ کبھی کسی سے لڑائی جھگڑا نہیں کیا۔ بہت صابر و شاکر تھی۔ ہر ایک ملنے والے اور رشتہ دار کو یہی خیال ہوتا کہ مرحومہ کا اس کے ساتھ خاص محبت کا سلوک ہے۔ جب بھی کوئی رشتہ دار اس کے پاس آتا بہت خوش ہوتی اور ہمیشہ خندہ پیشانی سے ملتی۔ اپنی بساط سے بڑھ کر خاطر و مدارات کرتی۔

احمدیت قبول کرنے میں ذرا تردد نہ کیا اور نہ کوئی اعتراض کیا۔ پاکستان بننے پر وصیت بھی کر دی اور حصہ جائداد اپنی زندگی میں ادا کر دیا۔ بلکہ وفات کے وقت کچھ زیادہ ادا کر دیا ہوا تھا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے والہانہ محبت تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذرا سی تکلیف سن کر بے چین ہو جاتی۔

مرحومہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئی۔ بزرگوں اور دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے مرحومہ کو بلند درجات عطا فرمائے اور اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قرب عطا فرمائے۔ اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اپنے نیک و پاک اور پسندیدہ بندوں کے نقش قدم پر چلائے۔ آمین ثم آمین۔

ولادت

مورخہ ۲۵-۳-۶۳ کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ حکیم محبوب الرحمٰن صاحب بنارسی کی پوتی اور نور محمد صاحب آف جوڑیالہ کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالح اور خادمہ دین بنائے۔ اور اسکی والدہ کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ (لطف الرحمٰن ناز پشین براستہ کوئٹہ)

تحریک وصیت

وصیت جنت کے قرب کا ذریعہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

"تیسرا مسئلہ وصیت کا ہے۔ یہ خدا نے ہمارے لئے ایک نہایت ہی اہم چیز رکھی ہے اور اس ذریعہ سے جنت کو ہمارے قریب کر دیا ہے۔ پس وہ لوگ جن کے دل میں ایمان اور اخلاص تو ہے مگر وہ وصیت کے بارے میں سستی دکھلاتے ہیں۔ میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ وصیت کی طرف جلد بڑھیں۔ انہی سستیوں کی وجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بعض بڑے بڑے مخلص فوت ہو جاتے ہیں۔ ان کو آج کل کرتے کرتے موت آجاتی ہے۔ پھر دل کڑھتا ہے اور حسرت پیدا ہوتی ہے کہ کاش یہ بھی مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے مگر دفن نہیں کئے جا سکتے۔ سب کے دل اُن کی موت پر محسوس کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ مخلص تھے اور اس قابل تھے کہ دوسرے مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے مگر ان کی ذرا سی غفلت اور ذرا سی سستی اس میں حائل ہو جاتی ہے"۔

(ارشاد مندرجہ ضمیمہ الوصیت ص ۳۱)

احمدی علماء اور اطباء کی ایک اور ذمہ داری!

طب کے قواعد کلیہ کو مدنظر رکھکر تفسیر لکھی جائے!!

(از مکرم جناب ابو العطاء صاحب فاضل)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"سچی اور کامل تفسیر قرآن شریف کی وہی شخص کر سکتا ہے۔ جو طب جسمانی کے قواعد کلیہ مدنظر رکھکر قرآن شریف کے بیان کردہ قواعد پر نظر ڈالتا ہے ......

...... اگر خدا نے چاہا اور زندگی نے وفا کی تو میرا ارادہ ہے کہ قرآن شریف کی ایک تفسیر لکھکر اس جسمانی اور روحانی تطابق کو دکھلاؤں"۔ (چشمۂ معرفت ص ۹۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اس خواہش کا اظہار اپنی زندگی کی مطبوعہ آخری کتاب میں فرمایا ہے۔ حضور کا اس کے بعد جلد وصال ہو گیا۔ اب جماعت احمدیہ کے ایسے اہل علم روحانی علماء کا جو علم طب سے بھی شغف رکھتے ہوں فرض ہے۔ کہ وہ حضور علیہ السلام کے اس مقصد کو پورا کریں۔ اللہ تعالیٰ جلد توفیق بخشے۔ آمین۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

مجالس خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری

الفضل کے ذریعہ سب مجالس کو علم ہو چکا ہے کہ مورخہ ۲۹ مارچ ۶۳ء تا ۴ اپریل ۶۳ء تمام جماعتیں ہفتہ تحریک جدید منا رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں تمام مجالس خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ جماعت کے عہدہ داروں کے ساتھ مل کر ہر ممکن طریقہ سے اس ہفتہ کو کامیاب بنائیں۔ یہ ذمہ داری اب اس لحاظ سے بھی بہت بڑھ گئی ہے کہ امسال مجلس مشاورت کے موقعہ پر تمام قائدین خدام الاحمدیہ اور عہدہ داران تحریک جدید نے کھڑے ہو کر تمام نمائندگان کے سامنے تحریک جدید کے مالی جہاد کو کامیاب بنانے کا وعدہ کیا تھا۔ اس لئے اس ہفتہ میں زیادہ سے زیادہ وعدوں کے حصول اور وعدوں کی وصولی پر زور دیا جائے۔ نیز آخر میں دفتر مرکزیہ میں اپنی مساعی کے نتائج کی رپورٹ بھی ضرور بھجوائیں۔

(مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایک قابل تقلید مثال

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو ہر رمضان کوئی نہ کوئی نیکی اختیار کرنے کی تحریک فرما رکھی ہے اور لغویات سے احتراز کی تاکید فرمائی ہوتی ہے رمضان میں ہماری جماعت کے دو دوستوں نے حقہ کو ترک کر کے اپنے بھائیوں کے لئے ایک قابل تقلید مثال قائم کی ہے۔ ان میں سے ایک بابا نور محمد صاحب ہیں۔ آپ انصار سے تعلق رکھتے ہیں ساٹھ سال سے زیادہ عمر ہے۔ دوسرے دوست سلطان احمد صاحب ہیں جو ابھی خادم ہیں۔

قارئین کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو مزید نیکی کی توفیق بخشے اور ان کے کاروبار میں برکت دے۔

(بشیر احمد بھٹی چک ۹۶ گ ب ضلع لائلپور)

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

● لندن۔ ۲۹ مارچ۔ برطانیہ اور چین کے درمیان تجارتی بات چیت کے بارے میں مقامی سیاسی حلقوں نے یہ بات کہی ہے۔ کہ چین کے نائب وزیر بیرونی تجارت اگرچہ درآمدی اشیاء کی بہت بڑی فہرست لائے ہیں لیکن یہ بات چیت سیاسی حالات کی روشنی میں ہی کی جائے گی اور عالمی حالات کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ برطانیہ نے چین کے تجارتی وفد سے اپنا دورہ ملتوی کرنے کی درخواست کی تھی اس سے قبل چینی وفد نے نومبر ۱۹۶۲ء میں برطانیہ آنا تھا لیکن اس وقت بھارت اور چین کے درمیان سرحدی جھگڑے کے باعث برطانیہ کو اسی دورہ کے التوا کی درخواست کرنا پڑی اس وقت اگرچہ فضا میں کوئی کشیدگی نہیں پائی جاتی ہے پھر بھی برطانیہ بھارت کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کی کوشش نہیں کرے گا۔ کیونکہ بھارت چینی وفد کی لندن میں موجودگی کو تشویش کی نظر سے دیکھ رہا ہے۔

● واشنگٹن۔ ۲۹ مارچ۔ مراکش کے شاہ حسن یہاں کے دس امریکہ کے سرکاری دورہ پر واشنگٹن پہنچ گئے جب وہ اور صدر کینیڈی واشنگٹن کی سڑکوں سے گزرتے تو ایک لاکھ سے زائد افراد نے ان کا استقبال کیا شاہ حسن فلیڈلفیا (پنسلوانیا) سے ٹرین کے ذریعہ واشنگٹن پہنچے تھے فلیڈلفیا میں انہیں اس شہر کی اعزازی شہریت دی گئی۔

● نئی دہلی۔ ۲۹ مارچ۔ بھارت کے وزیر آبپاشی حافظ محمد ابراہیم نے کل لوک سبھا میں اعلان کیا کہ بھارت کو فرخا بند کی تعمیر سے کوئی طاقت منع نہیں کر سکتی انہوں نے یہ بات ایک رکن کے سوال کے جواب میں کہی جس نے دریافت کیا تھا۔ کہ کیا بھارت غیر ملکی دباؤ کے پیش نظر اس بند کی تعمیر رد کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

● بمبئی۔ ۲۹ مارچ۔ شہر کے چار ہسپتالوں میں اسی افراد کو داخل کیا گیا ہے۔ ان میں تیس بچے شامل ہیں ان کے متعلق زہریلی خوراک کھانے کا شبہ ہے۔

● نئی دہلی۔ ۲۹ مارچ۔ دنیا کا سب سے بڑا مسافر بردار طیارہ ٹی۔ یو۔ ۱۱۴ گذشتہ روز ماسکو سے نئی دہلی اڈہ پالم پر پہنچ گیا۔ یہ روسی طیارہ زمین سے ۴۵ فٹ اونچا ہے اسے دیکھنے کے لئے بھارتی عوام کی بہت بڑی تعداد پالم کے ہوائی اڈہ پر موجود تھی۔ عوام نے جو کافی دیر سے ٹی یو۔ ۱۱۴ کے انتظار میں تھے۔ جہاز کو اندر سے بھی دیکھا۔ اس طیارہ میں دو سو بیس نشستیں ہیں۔ دنیا کی کسی ایئرلائن میں اتنی نشستوں والا طیارہ موجود نہیں ہے۔

● لندن۔ ۲۹ مارچ۔ متحدہ عرب جمہوریہ کی فضائیہ کو عنقریب ایٹم بموں سے لیس کر دیا جائے گا۔ ڈیلی میل نے اپنے بیروت کے نمائندے کے حوالے سے خبر دی ہے کہ عرب جمہوریہ کے سائنسدان راکٹوں کے لئے چھوٹے قسم کے ایٹم بم بنانے کی کوشش کر رہے ہیں اور اسی میں انہیں خاصی کامیابی ہوئی ہے۔ ان سائنسدانوں میں اکثریت جرمن سائنسدانوں کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پچھلے ایک سال کے عرصے میں وہ چھوٹے قسم کے ایٹم بموں کے کئی تجربے کر چکے ہیں۔ تاہم یورپ کے سیاسی حلقوں میں اس بات پر شبہ کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ آیا عرب جمہوریہ کی اتنی مالی استطاعت نہیں کہ وہ اس گران منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دیں۔

● بیت المقدس۔ ۲۹ مارچ۔ اسرائیل کی وزیر خارجہ مسز گولڈا میئر نے مغربی جرمنی سے کہا ہے کہ وہ متحدہ عرب جمہوریہ سے اپنے سائنسدانوں کو فوراً واپس بلائے۔ انہوں نے کہا کہ جرمن سائنسدان عرب جمہوریہ کو ایٹم بم بنانے میں مدد دے رہے ہیں اگر عرب جمہوریہ ایٹم بم بنانے میں کامیاب ہو گیا تو اس سے نہ صرف مشرق وسطیٰ بلکہ ساری دنیا کا امن و امان تہ و بالا ہو جائے گا۔ مسز گولڈا میئر پارلیمان میں ایک سوال کا جواب دے رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ جرمن سائنسدان متحدہ عرب جمہوریہ کو ایسے خطرناک ہتھیار بنانے میں مدد دے رہے ہیں جن کی تیاری بین الاقوامی ضابطوں کے تحت بھی ممنوع ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ان میں سے بعض سائنسدان تو محض دولت کمانے کی غرض عرب جمہوریہ کے ہاتھوں بک گئے ہیں۔ اور ان میں سے بعض سابق نازی ہیں۔ جن کے دلوں میں اب بھی یہودیوں سے نفرت اور حقارت بھری ہوئی ہے۔

● عدن۔ ۲۹ مارچ۔ آج یہاں امریکی قونصل مسٹر جون نے یمن کی جمہوری حکومت کو مطلع کیا ہے کہ یمن میں برطانوی مفادات کی نگرانی امریکہ کرے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ امریکی ناظم الامور مسٹر رابرٹ سٹوکے نے یمن کے دفتر خارجہ کو اسی وقت اس امر سے مطلع کر دیا تھا جبکہ گذشتہ ہفتہ برطانیہ نے اپنا یمن کا سفارت خانہ بند کیا تھا۔ سفارتخانہ بند کرنے کا حکم یمن کی حکومت نے دیا تھا۔

● الجزیرہ۔ ۲۹ مارچ۔ حکومت الجزائر نے فرانس معاہدہ ایویان کی اس دفعہ کو منسوخ کرنے کو کہا ہے جس کے تحت فرانس کو صحرائے اعظم میں ایٹمی تجربات کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ اس معاہدے کے تحت ہی الجزائر کو فرانس کے تسلط سے آزادی ملی ہے فرانس نے الجزائر کی آزادی کے لئے جو مختلف شرائط رکھی تھیں۔ ان میں ایک یہ تھی کہ آزادی کے بعد فرانس کو صحرائے اعظم میں ایٹمی تجربات کرنے کا اختیار دیا جائے۔ چنانچہ چند ہفتے قبل ہی فرانس نے صحرائے اعظم میں ایک ایٹمی تجربہ کیا تھا۔ الجزائر اور اردگرد کے دوسرے ملکوں میں اس تجربے پر سخت تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس تجربے کے تابکار اثرات سارے شمالی افریقہ میں پھیل جانے کا خطرہ ہے۔

● لندن۔ ۲۹ مارچ۔ شاہ سعود کے کامٹ طیارہ کا جو پچھلے ہفتے مینس سے جینوا جاتے ہوئے حادثہ کا شکار ہوا تھا تیرہ لاکھ پونڈ میں بیمہ کرایا گیا تھا۔ ڈیلی میل کی اطلاع کے مطابق اس طیارے کا بیمہ لندن کی ایک بیمہ کمپنی نے کیا تھا۔ نیز طیارے کے حادثے میں ہلاک ہونے والے کئی افراد کی زندگیاں بھی بیمہ شدہ تھیں بیمہ کمپنی نے ہوائی جہاز کے بیمے کی رقم ادا کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

● سنگاپور۔ ۲۹ مارچ۔ آسٹریلیا کا گیارہ افراد پر مشتمل ایک وفد کوالالمپور پہنچا ہے جہاں سے وہ ہانگ کانگ بنکاک اور سارے مشرق بعید کا دورہ کرے گا۔ وفد ان علاقوں میں تجارتی منڈیوں کے قیام کے لئے ضروری حالات کا جائزہ لے گا۔ اور واپسی پر آسٹریلوی حکومت کو آخری رپورٹ پیش کرے گا۔

● واشنگٹن۔ ۲۹ مارچ۔ امریکی نظامت برائے بین الاقوامی ترقیات (اے آئی ڈی) نے ڈھاکہ میں ایک نئے بین الاقوامی ہوائی اڈہ کی تعمیر میں مدد دینے کے لئے پاکستان کے لئے ۳۴ لاکھ ڈالر کے قرضہ کا اعلان کیا ہے۔ یہ نیا ہوائی اڈہ ڈھاکہ سے تقریباً ۸ میل دور کرمی ٹولہ میں بنایا جائے گا۔ یہ تیج گاؤں کے موجودہ ہوائی اڈہ کی جگہ لے لے گا جو ڈھاکہ سے بہت قریب ہے اور اس وجہ سے غیر محفوظ ہے۔ امریکی قرضہ امریکہ سے تعمیراتی مشینری تعمیراتی سامان اور انجینئرنگ کی خدمات حاصل کرنے میں صرف کیا جائے گا۔

● پیکنگ۔ ۲۹ مارچ۔ حکومت چین نے پاکستان کے ساتھ اپنے سرحدی معاہدے کے خلاف بھارت کا احتجاج مسترد کر دیا۔ احتجاجی مراسلہ ۲ مارچ کو نئی دہلی میں چینی سفارت خانے کے حوالے کیا گیا تھا۔ اسی نوعیت کا ایک مراسلہ بھارت نے پاکستان بھیجا ہے۔ اسی طرح بھارت نے اپنے اس موقف کا اظہار کیا ہے۔ کہ پاکستان کو کشمیر کی سرحد کے سلسلہ میں چین سے کوئی سمجھوتہ کرنے کا اختیار نہیں تھا۔ چین کے وزیر خارجہ نے بھارت کے احتجاجی مراسلہ کے جواب میں کہا ہے کہ پاکستان اور چین کو خودمختار مملکتوں کی حیثیت سے کوئی معاہدہ کرنے اپنی باہمی سرحدیں متعین کرنے اور آپس کے تعلقات بڑھانے کا پورا اختیار حاصل ہے۔

● لندن۔ ۲۹ مارچ۔ حال ہی میں بلغاریہ نے گھانا کے جن طالب علموں کو ملک سے نکال دیا تھا۔ ان کی حمایت میں دوسرے افریقی ملکوں کے طلباء نے مشرقی یورپ کے مختلف ملکوں میں مظاہرے کئے ہیں لندن آبزرور نے یہ خبر دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ماسکو نے افریقی طلباء کے ذریعے اشتراکیت کو فروغ دینے کا جو منصوبہ بنایا تھا وہ ناکام ہوتا نظر آ رہا ہے۔ اندازہ ہے کہ اس وقت کوئی تیس ہزار طالب علم زیر تعلیم ہیں۔

● نئی دہلی۔ ۲۹ مارچ۔ بھارت کے تیسرے پانچ سالہ منصوبے میں کام کی رفتار اس قدر سست ہے کہ وہ مقررہ وقت کے اندر پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا۔ منصوبے کا تیسرا سال چند ہفتے کے اندر شروع ہونے والا ہے منصوبے پر کام کی رفتار بھارت کے دفاعی انتظامات کے سبب سست پڑ گئی ہے چین کے ساتھ جنگ کے بعد سے بھارت کو اپنے دفاعی انتظامات پر کثیر رقم صرف کرنا پڑ رہی ہے اور اس کی وجہ سے منصوبوں کے مختلف شعبوں میں کام رک گیا ہے۔

● لاہور۔ ۲۹ مارچ۔ شہر میں ڈکیتیوں کی بڑھتی ہوئی وارداتوں کے پیش نظر سفید کپڑوں میں ملبوس پولیس کے تین دستے متعین کئے گئے ہیں جو شہر کے اہم ناکوں، بارونق بازاروں، اور بسوں کے اڈوں میں گھوم پھر کر مشتبہ افراد کی نگرانی کریں گے۔ واضح رہے کہ پچھلے دنوں شہر اور نواحی علاقوں میں مسلح ڈکیتیوں کی وارداتیں ہوئی ہیں۔

● بمبئی۔ ۲۹ مارچ۔ محکمہ ایکسائز بمبئی نے گزشتہ روز یہاں ایک جوہری کی دکان پر چھاپہ مار کر ایک لاکھ روپے کی مالیت کے جواہرات برآمد کر لئے۔ ایکسائز سٹاف نے جو جواہرات برآمد کئے ہیں ان میں ایک ایک سو کیرٹ کے ہیرے بھی موجود ہیں۔

کشمیری عوام اپنی قسمت کا فیصلہ خود کریں گے

پاکستان اپنے موقف سے دستبردار نہیں ہوا (صدر ایوب)

لائل پور۔ ۳۰ مارچ۔ صدر ایوب نے کل یہاں ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ کشمیری عوام اپنی قسمت کا فیصلہ خود کریں گے۔ اور کشمیر کے مسئلہ پر بھارت سے وزارتی بات چیت کے دوران پاکستان نے اپنے موقف کے منافی بھارت کو کوئی یقین دہانی نہیں کرائی۔ پاک چین سرحدی معاہدے پر بھارت کی تنقید کا ذکر کرتے ہوئے صدر نے اعلان کیا کہ اس معاہدے پر کسی کو اعتراض کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ صدر نے یہ رائے ظاہر کی کہ چین سے بھارت کا تنازعہ خوش اسلوبی سے طے ہو سکتا تھا۔ آپ نے کہا کہ بھارتی فوج پہاڑی علاقے میں چینی فوج کا مقابلہ کرنے کی اہلیت نہیں رکھتی۔ پاکستان کے موجودہ آئین کا ذکر کرتے ہوئے صدر نے کہا کہ جو لوگ اس آئین کو فرد واحد کا آئین بتا رہے ہیں ان کی رائے بددیانتی اور ریاکاری پر مبنی ہے۔ صدر نے کہا کہ آئین میں ملکی مفاد کے منافی ترامیم منظور نہیں ہونے دی جائیں گی۔

صدر ایوب کی تقریر سننے کے لئے لائل پور اور اس کے گرد و نواح سے تقریباً ڈیڑھ لاکھ افراد جمع تھے۔ صدر نے اپنی ساٹھ منٹ کی تقریر میں ملک کے داخلہ اور خارجہ مسائل پر تفصیل سے روشنی ڈالی آپ نے ۵۸ء کے انقلاب کا مقصد، انقلاب کے بعد رفتار ترقی، ملکی آئین کی تشکیل، ملک میں سابقہ اور آئندہ انتخابات، آئین پر نکتہ چینی اور ترامیم مسئلہ کشمیر، پاک بھارت مذاکرات، بھارت کی فوجی تیاریوں پاک افغان تعلقات اور پاک چین سرحدی معاہدہ جیسے مسائل کا جائزہ لیا۔

صدر نے کہا بھارت نے چین سے جنگ کرنے کے لئے دس لاکھ فوج اکٹھی کر رکھی ہے۔ اور دفاع پر اس کا خرچ دو سو پچیس کروڑ سے بڑھ کر ۸۶۷ کروڑ تک پہنچ گیا ہے میرا خیال ہے کہ بھارت چین پر دوبارہ حملہ نہیں کرے گا۔ اگر ایسی صورت حال پیش آئی تو میرے اندازے کے مطابق بھارتی فوج کے سات آٹھ بریگیڈ یا تین ڈویژن چین کے خلاف استعمال کئے جائیں گے۔ کل سترہ میں سے باقی چودہ ڈویژن فوج یا تو ایشیائی ممالک کے خلاف استعمال ہوگی یا پاکستان کے خلاف۔ اندریں حالات ہم ایک تشویشناک دور سے گزر رہے ہیں۔ ہمیں ہر وقت چوکنا اور خبردار رہنا چاہیئے ملک کی سلامتی کے لئے یکجہتی اور امن ضروری ہے ہم انشاءاللہ اس مصیبت کا مقابلہ کریں گے اور اس پر قابو پالیں گے۔ ہماری فوج دنیا کی بہترین فوجوں میں شمار ہوتی ہے عوام کا فرض ہے کہ فراست دور اندیشی اور تدبر سے کام لیں۔ انتشار سے بچیں اور ملک و قوم کی خاطر قربانی و ایثار کریں۔ آپ نے بھارت کو مغربی طاقتوں کے وسیع فوجی امداد پر تشویش ظاہر کی اور کہا کہ پاکستان اس کے ازالہ کے لئے مناسب اقدام کر رہا ہے صدر نے کہا کہ دفاع پر کثیر خرچ بھارت کی کمر توڑ دے گا۔ اور وہ دیر تک یہ بات برداشت نہیں کر سکتا۔

پاک چین سرحدی معاہدے کا ذکر کرتے ہوئے صدر نے کہا جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم نے بھارت کو زک پہنچانے کے لئے یہ معاہدہ کیا ہے وہ ہمارے دوست نہیں اگر ہم اپنے ملک کی بہتری یا امن کے لئے کوئی اقدام کرتے ہیں تو کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اس کی وجہ دریافت کرے بھارت اگر تنگ نظری کا شکار نہ ہوتا تو چین سے اس کا تنازعہ طے ہو سکتا تھا صدر نے کہا ہمیشہ ہماری یہ کوشش رہی ہے کہ بھارت سے سرحدی تنازعات اور تنازعہ کشمیر پر امن طور پر حل ہو جائے مگر یہ نہ ہو سکا چین اور پاکستان دونوں سرحدی تنازعات کے سلسلہ میں بڑی صاف گوئی اور ایثار سے اپنے اپنے نقطۂ نظر کی وضاحت کی اور جس علاقہ کا بھی ہم نے دعویٰ کیا چین نے اسے منظور کر لیا چنانچہ یہ معاہدہ خوش اسلوبی سے طے پا گیا یہ لغو بات ہے کہ ہم نے ساڑھے سات سو مربع میل کا رقبہ چین کے حوالے کر دیا ہے۔

صدر نے آئین پر تنقید کرنے والوں پر سخت نکتہ چینی کی اور کہا کہ ان لوگوں کی باتیں عجیب ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ آئین ایک شخص نے بنایا ہے اور ایک آدمی کے لئے ہے بے ایمانی اور ریاکاری پر مبنی ہیں یہ باتیں وہی لوگ کہتے ہیں جنہیں پاکستان اور انسانیت سے بغض ہے آئین کی تشکیل کے سلسلہ میں میں نے سینکڑوں لوگوں سے مشورہ کیا ایک کمیشن بھی مقرر کیا گیا اس نے لوگوں کی آراء حاصل کیں اس سلسلہ میں کانفرنسیں بھی ہوئیں اور میں نے پوری تحقیق کے بعد آئین عوام کے سامنے پیش کیا۔ صدر نے کہا آئین اگر خود واحد نے بھی تیار کیا ہو تو اس میں کیا قباحت ہے بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ پاکستان کا آئین نہ صدارتی ہے اور نہ پارلیمانی یہ نہ امریکہ کی مانند ہے اور نہ برطانوی طرز کا۔ پاکستان کا آئین برطانیہ اور امریکہ کے عوام کے لئے نہیں پاکستانی عوام کے لئے بنایا گیا ہے۔ اور اسی میں پاکستان کی مصیبتوں کا ازالہ ہے یہ آئین لوح و قلم کا کرشمہ نہیں اگر یہ لوگوں کے رجحانات کے مطابق نہیں ہے تو عوام بخوشی اسے تبدیل کر سکتے ہیں لیکن یہ ترامیم مقصود نہ ہوں گی تو میں ان کی منظوری کی راہ میں حائل رہوں گا صدر نے کہا کہ جو لوگ آئین کے خلاف چلا رہے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اگر ریفرنڈم کرایا جائے تو پچانوے فیصد ووٹ مارشل لاء کی حکومت کے حق میں آئیں گے۔

السید محمود عبداللہ الشبوطی بخیریت عدن واپس پہنچ گئے

مبلغ عدن عزیزم السید محمود عبداللہ الشبوطی مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۶۳ء کو مع اہل و عیال بخیریت عدن واپس پہنچ گئے ہیں۔ آپ ۱۶ مارچ کو ربوہ سے کراچی روانہ ہوئے تھے اور وہاں ۲۰ مارچ کو بذریعہ بحری جہاز عازم عدن ہوئے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور خدمت اسلام اور خدمت سلسلہ کی بیش از پیش توفیق سے نوازے۔ آمین۔

(سید بشیر احمد منیجر دواخانہ خدمت خلق ربوہ)

"ایک اسلامی ملک میں غیر مسلم وزیر کا تقرر جائز ہے"

شیخ الازہر علامہ محمود شلتوت کا فتویٰ

قاہرہ — شیخ الازہر علامہ محمود شلتوت نے فتویٰ صادر کیا ہے۔ کہ ایک اسلامی حکومت میں نظم و نسق چلانے کے لئے غیر مسلم وزیر کا تقرر جائز ہے۔ بشرطیکہ وہ اسی ملک کا باشندہ ہو اور اس کا تقرر وطن کی مصلحت کے لئے لایا گیا ہو۔ یہ فتویٰ انہوں نے ملایا کی پارلیمنٹ کے ایک رکن عثمان بن عبداللہ کے ساتھ ایک ملاقات میں دیا۔ عثمان بن عبداللہ نے ان سے ملایا کے مسلمانوں کو درپیش آنے والے بعض مسائل کا ذکر کیا اور دریافت کیا کہ ایسے ملک میں جس کا سرکاری مذہب اسلام ہے۔ غیر مسلم ہموطنوں اور مسلمانوں کے درمیان کیسے روابط ہونے چاہئیں۔ اس کا جواب دیتے ہوئے شیخ الازہر نے کہا کہ دونوں کے حقوق اور واجبات برابر ہیں کیونکہ ان سب کا وطن ایک ہے اور اس وطن کی ترقی اور خوشحالی میں ہی ان کی مشترکہ بھلائی کا راز مضمر ہے ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ایک اسلامی حکومت میں نظم و نسق چلانے کے لئے غیر مسلم وزیر کا تقرر بالکل جائز ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملایا میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان اتحاد اور تعاون ضروری ہے کیونکہ نااتفاقی اور باہمی عناد کی وجہ سے کسی کے مقاصد پورے نہیں ہو سکتے۔

(کوہستان ۳۰ مارچ ۱۹۶۳ء)

جوابی حملہ میں روس کو صفحہ ہستی سے نابود کر دیا جائے گا

واشنگٹن۔ ۳۰ مارچ۔ وزیر دفاع میک نامارا نے کہا ہے کہ امریکہ ایٹمی قوت کے لحاظ سے اس قدر مضبوط ہے کہ روس کے ایٹمی حملے سے اپنا بچاؤ بھی کر سکتا ہے اور جوابی حملے میں روس کو صفحۂ ہستی سے مٹا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ روس مغربی دنیا پر سبقت حاصل کرنے کے لئے اپنی ایٹمی طاقت بڑھانے میں ہر ممکن وسیلہ سے کام لے رہا ہے۔ مسٹر میک نامارا کانگریس میں صدر کینیڈی کے دفاعی بجٹ پر بحث کا جواب دے رہے تھے۔ انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ فی الحال ایٹمی جنگ چھڑ جانے کا کوئی خطرہ نہیں تاہم انہوں نے روس کو خبردار کیا کہ اگر مغربی دنیا کے کسی ملک پر اس نے حملہ کیا تو امریکہ اس کا مقابلہ ایٹمی ہتھیاروں سے کرے گا۔ میک نامارا نے بتایا کہ امریکہ پر ایٹمی حملے کی صورت میں امریکہ کے کم از کم ایک کروڑ افراد مارے جائیں گے۔ لیکن امریکہ کے جوابی حملے میں روس نیست و نابود ہو جائیگا۔ روس اس بات کو جانتا ہے اور وہ امریکہ پر حملے کرنے کی جرأت نہیں کرے گا۔ انہوں نے بتایا کہ یورپ میں امریکہ کی فوجیں ایٹمی ہتھیاروں سے پوری طرح لیس ہیں۔

شام کے مفتی کو عہدے سے علیحدہ کر دیا گیا

بیروت ۳۰ مارچ۔ مفتی شام ابو النصر کو گذشتہ شب اپنے دفتر سے نکال دیا گیا۔ اور عہدہ سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ ان کی جگہ شیخ عبدالرزاق صاحب کو تین ماہ کے لئے مفتی مقرر کیا گیا ہے اس میعاد کے بعد مفتی شام کے دفتر کے انتخابات کے لئے تین امیدوار کو نامزد کیا جائے گا جن میں سے کسی ایک کو صدر شام کے حکم سے منتخب کر کے اس عہدہ پر مقرر کر دیا جائے گا۔

کیوبا کے قریب امریکی جہاز کا فائرنگ

واشنگٹن ۳۰ مارچ۔ ساحل کیوبا کے شمال میں طیاروں نے امریکہ کے ایک جہاز پر گولیاں چلائیں۔ امریکی دفتر خارجہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ امریکی جہاز کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ بمبار طیارے گولیاں چلانے کے بعد بڑی تیز رفتاری سے پرواز کرتے ہوئے غائب ہو گئے یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ یہ کس ملک کے طیارے تھے۔ پچھلے دو ماہ کے عرصے میں امریکی جہاز پر طیاروں کی فائرنگ کا یہ دوسرا واقعہ ہے۔

بھارت چین کی سرحد پر فوجیں جمع کر رہا ہے

پیکنگ ۳۰ مارچ۔ کمیونسٹ چین نے کل یہاں الزام لگایا کہ چین اور بھارت کی متنازع سرحد پر بھارت اپنی فوجیں جمع کر رہا ہے۔ کمیونسٹ پارٹی کے روزنامہ "پیپلز ڈیلی" میں باوثوق مبصر کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں بھارت کے اس الزام کی تردید کی گئی ہے کہ چینی فوجیں تبت میں جمع ہو رہی ہیں۔ مبصر نے لکھا ہے کہ اس کے برعکس بھارت متنازعہ سرحد پر اپنی فوجیں جمع کرنے کے علاوہ اشتعال انگیز کارروائی کر رہا ہے تاکہ چینی فوجوں سے جھڑپ ہو سکے۔ یاد رہے کہ ہفتہ کو بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے لوک سبھا میں الزام لگایا تھا کہ تبت میں چینی فوجیں جمع ہو رہی ہیں مضمون میں بھارتی الزامات کا جواب دیتے ہوئے مزید کہا گیا ہے۔ کہ یہ عالمی رائے عامہ کو گمراہ کرنے کی دانستہ کوشش ہے۔